"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ"

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔(پارہ22، سورۃ الاحزاب، آیت 40)

"لا نبی بعدی"

یعنی میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔(الحدیث)

تاجدار ختمِ نبوت زندہ باد

ابو حمزہ محمد آصف مدنی

سرگودھا، پنجاب، پاکستان

0313.7013113

فہرست مضامین

انتساب

فقیر اپنی اس ادنیٰ کاوش کو اس امت کے سب سے بڑے اور عظیم ترین محافظین ختم نبوت یعنی

صحابہ کرام علیہم الرضوان

ان کے بعد عظیم محافظِ ختم نبوت امام اہلسنت اعلیٰ حضرت شاہ

امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تاجدار گولڑۃ فاتح قادیان حضرت پیر

سید مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

تحریک ختم نبوت کے سپہ سالار قائد انقلاب حضرت علامہ

شاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور مجاہد ختم نبوت، فنافی الرسول، امیر المجاہدین شیخ الحدیث حضرت علامہ

خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نام منسوب کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان محافظین ختم نبوت کی مساعیِ جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کے صدقے ہمیں اور ہماری آنے والی نسلوں کو اس عظیم عقیدہ کے تحفظ میں اپنا عملی کردار ادا کرنے کی سعادت و توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقط: ابو حمزہ محمد آصف مدنی

فرمان باری تعالیٰ ہے:

"مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَ لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَ **خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ** ؕ"

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔ (پارہ22، سورۃ الاحزاب، آیت40)

اور اس آیت کے تحت مفسرِ شہیر مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:

" حضور ﷺ کا آخر الانبیاء ہونا قطعی ہے، نصِ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدِّ تواتر تک پہنچتی ہیں ان سب سے ثابت ہے کہ **حضور ﷺ سب سے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں** جو حضور علیہ السلام کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے، وہ **ختم نبوت کا منکر اور کافر، خارج از اسلام ہے۔"**

(کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان، ص ٦٣، مطبوعہ پاک کمپنی لاہور)

اور تفسیر خازن میں اس آیت کریمہ کے تحت ہے:

محمد مصطفی ﷺ آخری نبی ہیں کہ اب **آپ ﷺ کے بعد کوئی (نیا) نبی نہیں** آئے گا اور **نبوت آپ پر ختم ہو گئی ہے** اور آپ کی نبوت کے بعد **کسی کو نبوت نہیں مل سکتی** حتّٰی کہ جب حضرت عیسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد نبی کریم ﷺ کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے۔

(تفسیر خازن، الاحزاب، تحت الآیۃ:40، جلد3، صفحہ 503)

نبی اکرم ﷺ کا آخری نبی ہونا قطعی ہے:

یاد رہے کہ حضور اقدس ﷺ کا **آخری نبی ہونا قطعی ہے** اور یہ قطعیَّت قرآن و حدیث و اِجماعِ امت سے ثابت ہے۔ قرآن مجید کی صریح آیت بھی موجود ہے اور اَحادیث تَواتُر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اور امت کا اِجماعِ قطعی بھی ہے، ان سب سے ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ **سب سے آخری نبی ہیں** اور **آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں**۔ جو حضور پُر نور ﷺ کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ **ختم نبوت کا منکر، کافر اور اسلام سے خارج ہے۔**

اور آج کل بہت سے لوگ ختمِ نبوت کے قائل ہونے کا نام لیتے ہیں لیکن باتیں ایسی کرتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ انکارِ ختمِ نبوت ہے تو انہیں بھی منکرینِ ختمِ نبوت ہی کہا جائے گا اور یہ بھی اسلام سے خارج ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

اللہ عَزَّوَجَلَّ سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح "لَآ اِلٰہَ اِلَّا الله" ماننا، اللہ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی کو اَحد، صَمد، لَاشَرِیک لَہ (یعنی ایک، بے نیاز اور اس کا کوئی شریک نہ ہونا) جاننا فرضِ اوّل و مَناطِ (مقصدِ) ایمان ہے، یونہی مُحَمَّدٌ رسولُ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو خَاتَمُ النَّبِیّٖن ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبیِ جدید کی بِعثَت کو یقینا محال و باطل جاننا فرضِ اَجل وجزئِ اِیقان ہے۔ ''وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ''، نصِ قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا، نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہّم خلاف رکھنے والا، قطعاً اجماعاً کافر ملعون مُخَلَّد فِی النِّیرَان (یعنی ہمیشہ کے لئے جہنمی) ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک و تَرَدُّد کو راہ دے وہ بھی کافر بَیِّنُ الْکَافِرِ جَلِیُّ الْکُفْرَان (یعنی واضح کافر اور اس کا کفر روشن) ہے۔

(فتاویٰ رضویہ: جلد 15، صفحہ 630، رضا فاونڈیشن: لاہور)

ختمِ نبوت سے متعلق 40 اَحادیث:

یہاں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آخری نبی ہونے سے متعلق 40 اَحادیث ذکر کی جارہی ہمیں چاہئے کہ انہیں خود بھی یاد کریں اور اپنے بچوں کو بھی یاد کروائیں کہ

حضرت علي بن أبي طالب، حضرت عبد الله ابن مسعود، حضرت معاذ بن جبل، حضرت أبو درداء، حضرت عبد الله بن عمر، حضرت عبد الله بن عباس، حضرت أنس بن مالك، حضرت أبو هريرة، حضرت أبو سعيد خدري رضي الله عنهم سے کثیر طرق سے یہ حدیث پاک مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

((من حفظ علی أمتي أربعين حديثاً من أمر دينها بعثه الله يوم القيامة في زمرة الفقهاء و العلماء))

ترجمہ: میرے امت سے جس شخص نے دینی امور سے متعلق 40 حدیثیں یاد کیں، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن علماء وفقہاء کے زمرے میں اٹھائے گا۔

("شعب الإيمان"، السابع عشر من شعب الإيمان، فصل في فضل العلم وشرفه، ر: 1725، 2/270، بتغیر ما)

ایک روایت میں ہے کہ:

((بعثه الله فقيها عالماً))

اللہ تعالیٰ اسے اس طرح اٹھائے گا کہ وہ عالم وفقیہ ہو گا۔

("میزان الاعتدال"، حرف العین، من اسمہ عمر، ر:6584، 198/3)

جبکہ حضرت أبو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ

((وكنت له يوم القيامة شافعاً وشهيداً))

میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کرنے والا اور گواہ ہوں گا۔

("شعب الإیمان"، السابع عشر من شعب الإیمان، فصل في فضل العلم وشرفہ، ر:1726، 270/2)

اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ

((قيل له: ادخل من أيّ أبواب الجنة شئت))

اس شخص سے کہا جائے گا کہ تو جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔

("حلیۃ الأولیاء"، زر بن حبیش، ر:5280، 210/4)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ

((كتب في زمرة العلماء وحشر في زمرة الشهداء))

اسے روز قیامت علماء کے زمرے میں لکھا اور شہداء کے زمرے میں اٹھایا جائے گا۔

("العلل المتناھیۃ"، کتاب العلم، أبواب ما یتعلق بالحدیث، باب ثواب من حفظ أربعین حدیثاً، ر:177، 124/1)

1:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَه وَاَجْمَلَه اِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ وَيَعْجَبُوْنَ لَه وَيَقُوْلُوْنَ هَلاَّ وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ"

میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا، اس کو بہت عمدہ اور آراستہ پیراستہ بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑدی، پس لوگ جوق درجوق آتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں یہ اینٹ کیوں نہیں لگادی گئی۔ آپ نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں اور میں انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔ اسی مفہوم کی ایک اور حدیث مبارکہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی روایت کی ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النّبیین ﷺ، حدیث: ۳۵۳۴، ۳۵۳۵)

2:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بيدأ أَنَّهُمْ أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ"

ہم سب آخر والے روزِ قیامت سب سے مقدم ہوں گے اور ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ حالانکہ (پہلے والوں) کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں ان سب کے بعد۔

(صحیح مسلم، کتاب الجمعہ، باب ہدایۃ ہذہ الامۃ لیوم الجمعۃ، حدیث: ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲)

3:- حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہا۔ میں نے خود سنا کہ وہ یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ نبی مکرم رسول معظم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

"کَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُھُمُ الأَنْبِیَاءُ, کُلَّمَا ھَلَکَ نَبِیٌّ خَلَفَہ نَبِیٌّ وَاِنَّہ لاَ نَبِیَّ بَعْدِیْ, وَسَیَکُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَکْثُرُوْنَ, قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوْا بِبَیْعَۃِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ, أَعْطُوْھُمْ حَقَّھُمْ, فَاِنَّ اللّٰہَ سَائِلُھُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاھُمْ"

بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کرام کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہو جاتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنا دیتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا، اُن کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت پوری کرو اور ان کے حق اطاعت کو پورا کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اُن کی رعیت کے متعلق اُن سے سوال کرے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر عن بنی اسرائیل، حدیث: ۳۴۵۵)

4:- حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملا کر اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ"

میں اور قیامت اس طرح ملے ہوئے بھیجے گئے ہیں جس طرح یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ والنازعات، حدیث: ۴۹۳۶)

(صحیح البخاری: کتاب الطلاق، باب اللعان، حدیث: ۵۳۰۱،)

(صحیح البخاری: کتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ، بعثت انا والساعۃ کہاتین، حدیث: ۶۵۰۳، ۶۵۰۴، ۶۵۰۵)

5:- امام مسلم نے تین اسناد سے یہ حدیث بیان کی ہے:

"سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ، وَفِیْ حَدِیْثِ عُقَیْلٍ: قَالَ: قُلْتُ لِلزُّھْرِیْ: وَمَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہ نَبِیٌّ"

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، عقیل کی روایت میں ہے زہری نے بیان کیا عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ ﷺ، حدیث: ۶۱۰۷)

6:- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ معظم، نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"اِنّ لِیْ أَسْمَاءً، اَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِی یَمْعُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ، وَاَنَا الْعَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ اَحَدٌ"

بے شک میرے کئی اسماء ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہو گا، اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، حدیث: ٦١٠٦)

7:- حضرت محمد بن جبیر اپنے والد گرامی حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"لِیْ خَمْسَۃُ أَسْمَآءِ اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُوا اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ، وَأَنَا الْعَاقِبُ"

میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں، اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا۔ میں حاشر ہوں یعنی لوگ میرے بعد حشر کئے جائیں گے اور میں عاقب ہوں۔ یعنی میرے بعد دُنیا میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، حدیث: ٣٥٣٢)

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب من بعد اسمہ احمد، حدیث: ٤٨٩٦)

8:- امام مسلم نے ثقہ راویوں کے توسط سے حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

"کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یُسَمِّی لَنَا نَفْسَہ أَسْمَاءَ، فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ، وأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّی، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ، وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ"

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمارے لئے اپنے کئی نام بیان کئے، آپ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی اور حاشر ہوں اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ ہوں۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، حدیث: ٦١٠٨)

9:- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

"اَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یُمْحٰی بِیَ الْکُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی عَقِبِیْ، وَأَنَا الْعَاقِبُ، وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ"

میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹادے گا، میں حاشر ہوں لوگوں کا میرے قدموں میں حشر کیا جائے گا، اور میں عاقب ہوں، اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، حدیث: ٦١٠٥)

(جامع ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی اسماء النبی ﷺ، جلد 4، صفحہ 382، الحدیث:2849)

10:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کَیْفَ أَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ"

اس وقت تمہاری کیا شان ہو گی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا اور امام تم میں سے کوئی شخص ہو گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نزول عیسیٰ بن مریم حاکما بشریعۃ نبینا محمد ﷺ، حدیث:۳۹۲)

11:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت ﷺ نے فرمایا:

"لَاتَقُوْمَ السَّاعَةُ حَتّٰی یَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَیَکُوْنَ بَیْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِیْمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبًا مِنْ ثَلَاثِیْنَ، کُلُّهُمْ یَزْعُمُ أَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰہ"

قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں، دونوں میں بڑی جنگ ہو گی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہو گا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہولیں۔ ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں۔ (صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث: ۳۵۷۱)

12:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور خیر الانام ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

"لَمْ یَبْقَ مِنَ النَّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا، وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ: الرُّؤیَا الصَّالِحَةُ"

نبوت میں سے (میری وفات کے بعد) کچھ باقی نہ رہے گا مگر خوش خبریاں رہ جائیں گی۔ لوگوں نے عرض کیا خوشخبریاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا اچھے خواب۔ (صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب المبشرات، حدیث:۶۹۹۰)

13:- حضرت ابواُمامہ الباہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور جان عالم ﷺ نے ایک خطبہ میں یہ الفاظ ارشاد فرمائے:

"أَنَا اٰخِرُ الْأَنْبِیَاءِ، وَأَنْتُمْ اٰخِرُ الْأُمَمِ"

میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو۔ (المستدرک للحاکم حدیث:۸۶۲۱)

(سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ ابن مریم وخروج یأجوج ومأجوج، حدیث: ۴۰۷۷)

14:- حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور خیر الانام ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْن"

بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اور انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔ (مسند احمد، حدیث عرباض بن ساریہ، جلد۴، ص:۱۲۷)

(المستدرک للحاکم، تفسیر سورۃ الاحزاب، حدیث: ۳۵۶۶، جلد:۷، ص:۴۵۳)

15:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

"نَحنُ الآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنيا، وَ الأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيامَةِ، الْمُقْضِيُّ لَهُمْ قَبلَ الْخَلائِقِ"

ہم (امت محمدیہ ﷺ) اہل دنیا میں سے سب سے آخر میں آئے ہیں اور روزِ قیامت کے وہ اولین ہیں جن کا تمام مخلوقات سے پہلے حساب کتاب ہو گا۔ (صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب ہدایۃ ہذہ الأمۃ لیوم الجمعۃ، حدیث: ۱۹۸۲)

16:- حضرت ضحاک بن نوفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لاَ نَبِيَّ بَعْدِیْ وَلاَ اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِی"

میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری اُمت کے بعد کوئی امت نہیں ہو گی۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، عن ضحاک بن رمل الجہنی، حدیث: ۸۱۴۶، ج:۸، ص:۳۰۳)

17:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"كُنْتَ أَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِی الْخَلقِ وَ اٰخِرَهُمْ فِیْ البَعْثِ"

میں خلقت کے اعتبار سے انبیاء کرام میں پہلا ہوں اور بعثت کے اعتبار سے آخری ہوں۔

(الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، حدیث: ۴۸۵۰، ۲۸۲:۳، حدیث: ۱۹۰۷، ۴:۴۱۱)

18:- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں درود شریف کے یہ الفاظ سکھائے:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلاَتَکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامَ الْخَيْرِ، (وَقَائِدِ) الْخَيْرِ، وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُه بِهِ الأَوَّلُوْنَ وَالاٰخِرُوْنَ" (اسکے بعد پورا درود ابراہیمی ہے)

الٰہی اپنا درود و رحمت اور برکات رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام اور نبیوں کے خاتم محمد پر نازل فرما جو تیرے بندے اور رسول اور امام الخیر اور (قائد) الخیر اور رسول رحمت ہیں۔ الٰہی آپ ﷺ کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس پر اولین وآخرین رشک کرتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیہا، باب ماجاء فی التشہد، حدیث:۹۰۶)

19:- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: اِنَّ لَه مُرْضِعًا فِی الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا"

جب اللہ کے آخری نبی ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی (کا انتظام) ہے۔ اگر وہ زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی الصلاۃ علی ابن رسول اللہ ﷺ وذکر وفاتہ، حدیث:١٥١١)

20:- امام ابن ماجہ سے مروی روایت میں حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں ہے:

"مَاتَ وَهُوَ صَغِيْرٌ وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيٌّ لَعَاشَ ابْنُه، وَلٰكِنْ لاَ نَبِيَّ بَعْدَهُ"

ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کا انتقال ہوا جب وہ چھوٹے تھے۔ اگر فیصلہ (تقدیر) یہ ہوتا کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتو ان کا صاحبزادہ زندہ رہتا۔ لیکن آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی الصلاۃ علی ابن رسول اللہ ﷺ وذکر وفاتہ، حدیث:١٥١٠)

21:- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے:

"اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّه لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النَّبُوَّةِ اِلاَّ الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَه"

اے لوگو علاماتِ نبوت میں سے صرف رویائے صالحہ (سچا خواب) ہی باقی ہے جو مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے لئے کوئی دیکھتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، حدیث:٣٨٩٩)

(صحیح مسلم کتاب الصلوۃ، باب النہی عن قرأۃ القرآن فی الرکوع والسجود، حدیث:١٠٧٤)

22:- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے:

"خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! تَخَلَّفُنِيْ فِي النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ: اَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰى؟ غَيْرَ أَنَّه لاَ نَبِيَّ بَعْدِيْ"

نبی کریم ﷺ نے غزوئہ تبوک میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کو ساتھ نہیں لیا بلکہ گھر پر چھوڑ دیا تو انھوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جاؤ جیسے ہارون، موسیٰ کے ساتھ لیکن میرے بعد نبوت نہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ، حدیث:٦٢١٨-٦٢٢١)

23:- ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ حضور خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

"قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الأُمَمِ قَبْلَكُمْ، مَحَدَّثُوْنَ، فَإِنْ يَكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْهُمْ اَحَدٌ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ، قَالَ: ابْنُ وَهْبٍ: تَفْسِيْرُ مُحَدَّثُوْنَ، مُلْهَمُوْنَ"

تم سے پہلے پچھلی اُمتوں میں محدث تھے۔ اگر اس امت میں کوئی محدث ہو گا تو وہ عمر بن الخطاب ہیں۔ ابن وہب نے کہا محدث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ۔ باب من فضائل عمر رضی اللہ تعالی عنہ، حدیث: ۶۲۰۴)

24:- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ"

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔

(جامع ترمذی، ابواب المناقب، باب قولہ ﷺ: "لوکان نبی بعدی لکان عمر" حدیث:۳۸۸۶)

25:- حضرت ام کرز الکعبیۃ رضی اللہ تعالی عنھا سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور جان عالم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"ذَهَبَتِ النَّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ"

نبوت ختم ہو گئی، صرف مبشرات باقی رہ گئے۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، حدیث:۳۸۹۶)

26:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ"

بے شک میں آخر الانبیاء ہوں، اور میری مسجد آخر المساجد ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلوۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ، حدیث:۳۳۷۶)

27:- حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ راوی ہیں کہ حضور خاتم النّبیین ﷺ نے اپنے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کی اطلاع ان الفاظ میں دی:

"لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ"

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک تیس کذاب ظاہر نہ ہو جائیں جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہو کہ وہ نبی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ: حدیث: ۳۷۵۶۵، ۷/۵۰۳)

28:- حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سید انام ﷺ نے اُن سے مخاطب ہو کر کہا:

"يَا أَبَا ذَرٍ أَوَّلُ الْأَنْبِيَاءِ آدَمُ وَآخِرُهُ مُحَمَّدٌ"

اے ابو ذر! انبیاءِ کرام میں سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری حضرت محمد ﷺ ہیں۔

(الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، عن ابو ذر، حدیث: ۱:۸۵/۳۹)

29:- حضرت مصعب بن سعد اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

"أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ اِلٰی تَبُوْکَ وَ اسْتَخْلَفَ عَلِیًّا فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِیْ فِی الصِّبْیَانِ وَ النِّسَاءِ؟ قَالَ: أَلاَ تَرْضَی أَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسیٰ اِلاَّ أَنَّہ لَیْسَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ"

رسول اللہ ﷺ تبوک کی جانب روانہ ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جگہ چھوڑا تو انھوں نے عرض کیا: کیا آپ ﷺ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی مناسبت ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۂ تبوک، حدیث: ۴۴۱۶)

30:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید انام ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"فُضِّلَتْ عَلٰی الأَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَ اُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ، وَ جُعِلَتْ لِیَ الأَرْضُ طَھُوْرًا وَ مَسْجِدًا، وَ اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً، وَ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ"

مجھے تمام انبیاء کرام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی اوّل یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے اور دوسرے یہ کہ رُعب سے میری مدد کی گئی۔ تیسرے میرے لئے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا۔ چوتھے میرے لئے تمام زمین پاک اور نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی۔ پانچویں میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ چھٹے یہ کہ مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المساجد و موضع الصلاۃ، حدیث: ۱۱۶۷)

31:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَتْ تَسُوْسُھُمْ اَنْبِیَائُھُم کُلَّمَا ذَھَبَ نَبِیٌّ خَلَفَہ نَبِیٌّ وَّ اِنَّہ لَیْسَ کَائِنًا فِیْکُمْ نَبِیٌّ بَعْدِیْ"

بنی اسرائیل کا نظام حکومت ان کے انبیاء کرام چلاتے تھے جب بھی ایک نبی رخصت ہو تا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا اور بے شک میرے بعد تم میں کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: جلد ۱۵، ص: ۵۸۔ مطبوعہ: کراچی)

32:- حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا:

"أَمَا تَرْضٰی أَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسیٰ غَیْرَ اَنَّہ لاَ نَبِیَّ بَعْدِیْ"

کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون تھے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث: ۶۲۱۸)

33:- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے:

"وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَه"

اور میں نے آپ ﷺ کے کندھے کے پاس کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت دیکھی جس کا رنگ جسم کے رنگ کے مشابہ تھا۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اثبات خاتم النبوۃ، حدیث: ۶۰۸۴)

34:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں:

"قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ خَزَآئِنَ الأَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ أُسْوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِيْ فَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابِيْنِ الَّذِيْنَ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَآءِ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا، میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے جو مجھے بہت بھاری لگے اور میں ان سے متفکر ہوا، پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان کو پھونک مار کر اُڑادوں۔ میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس خواب کی یہ تعبیر لی کہ میں دو کذابوں کے درمیان ہوں۔ ایک صاحب صنعاء ہے اور دوسرا صاحب یمامہ۔ (صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، حدیث: ۵۹۳۶)

35:- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ایک حدیث مبارکہ کے آخر میں ہے:

"فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَآءَ وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ"

میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ میرے بعد دو جھوٹے شخصوں کا ظہور ہو گا۔ ایک ان میں سے صنعاء کا رہنے والا عنسی ہے دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلمہ ہے۔ (صحیح مسلم: کتاب الرؤیا، حدیث: ۵۸۱۸- ۲۲۷۴)

36:- حضرت وہب بن منبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کی امت کہے گی:

"وَأَنّٰى عَلِمْتَ هٰذَا يَا أَحْمَدُ وَأَنْتَ وَأُمَّتُکَ آخِرُ الأُمَمِ"

اے احمد! آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ حالانکہ آپ ﷺ اور آپ کی اُمت اُمتوں میں آخری ہیں۔

(المستدرک للحاکم، باب ذکر نوح النبی، حدیث: ۴۰۱۷-۲،۵۹۷)

37:- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق فرمایا:

"أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسىٰ اِلاَّ أَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِيْ"

تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے۔ سنو بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

اس روایت کے بارے میں راوی کے پوچھنے پر حضرت سعد نے فرمایا: "میں نے اس حدیث کو خود سُنا ہے۔" انھوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں پر رکھیں اور کہا اگر میں نے خود نہ سُنا ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ، حدیث: ٦٠٩٥)

38:- حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کردہ ایک طویل حدیث مبارکہ میں ہے:

"بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ"

حضور اکرم ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔

(جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب وصف آخر من علی رضی اللہ تعالی عنہ، حدیث:٣٦٣٨)

39:- حضرت عامر اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا:

"أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ"

تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کے ساتھ تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن أبی طالب رضی اللہ تعالی عنہ، حدیث: ٦٢١٧)

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ ﷺ فضل علی بن أبی طالب رضی اللہ تعالی عنہ، حدیث:١٢١)

40:- علامہ علاء الدین علی المتقی نے "کنز العمال" میں حضور اکرم ﷺ کا یہ قول رقم کیا ہے:

"لا نبی بعدی ولا أمة بعدکم، فاعبدوا ربکم، أقیموا خمسکم وصوموا شهرکم، وأطیعوا ولاة أمرکم، أدخلوا جنة ربکم"

میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اُمت، پس تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پنج گانہ نماز قائم کرو اور اپنے پورے مہینے کے روزے رکھو اور اپنے اولوالامر کی اطاعت کرو، (پس) اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال: حدیث: ٤٣٦٣٨، ج:١٥، ص:٩٤٧، موسوعۃ الرسالۃ: بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ اور دفاع ختم نبوت

برصغیر پاک و ہند میں امام احمد رضا خان محدث بریلی اور آپ کے خانوادے نے منکرین ختم نبوت اور قادیانیت کا بھرپور رد فرمایاہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام قادیانی اور منکرین ختم نبوت کے رد و اِبطال میں متعدد فتاوٰی کے علاوہ جو مستقل رسائل تصنیف کیے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

1. :"جَزَاءُاللّٰهِ عَدُوَّهٗ بِاِبَائِهٖ خَتْمَ النُّبُوَّةِ": یہ رسالہ فتاوی رضویہ کی 15ویں جلد میں ہے اور 1317ھ میں تصنیف ہوا۔ اس میں عقیدہ ختم نبوت پر 120 حدیثیں اور منکرین کی تکفیر پر جلیل القدر ائمہ کرام کی تیس تصریحات پیش کی گئی ہیں۔
2. :"اَلسوء والعقاب علی المسیح الکذاب": یہ رسالہ بھی فتاوی رضویہ کی جلد 15 میں ہے اور 1320ھ میں اس سوال کے جواب میں تحریر ہوا کہ اگر ایک مسلمان مرزائی ہو جائے تو کیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل جائے گی؟ امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دس وجوہات سے مرزا غلام قادیانی کا کفر ثابت کر کے احادیث کے نصوص اور دلائل شرعیہ سے ثابت کیا کہ سنی مسلمہ عورت کا نکاح باطل ہو گیا۔ وہ اپنے کافر و مرتد شوہر سے فوراً علیحدہ ہو جائے۔
3. :"قھرالدیان علی فرقة بقادیان" :یہ رسالہ فتاوی رضویہ کی 15ویں جلد میں ہے اور 1323ھ میں تصنیف ہوا۔ اس میں جھوٹے مسیح قادیان کے شیطانی الہاموں' اس کی کتابوں کے کفریہ اقوال سیدنا عیسیٰ علیہ الصلواۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی پاک وطہارت اور ان کی عظمت کو اجاگر کیا گیا ہے۔
4. :"اَلْمُبِیْن خَتْمُ النَّبِیِّیْن": یہ رسالہ فتاوی رضویہ کی 14ویں جلد میں موجود ہے اور 1326ھ میں اس سوال کے جواب میں تصنیف ہوا کہ "خاتم النبین میں لفظ النبین پر جو الف لام ہے' وہ مستغرق کا ہے۔ یہ عہد خارجی کا ہے۔ امام احمد رضا نے دلائل کثیرہ واضح سے ثابت کیا ہے کہ اس پر الف لام استغراق کا ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔
5. :"الجراز الدیان علی المرتد القادیان" :یہ رسالہ فتاوی رضویہ جلد 15 میں ہے اور 3 محرم الحرام 1340ھ کو ایک استفتٰی کے جواب میں لکھا گیا اور اسی سال 1 ماہ اور 22 دن بعد مطابق 25صفر المظفر 1340 ھ کو آپ کا وصال ہوا۔

6. : **"الصارم الربانی علی اسراف القادیانی"** : امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے مسند افتاء سے ہندوستان میں جو سب سے پہلا رسالہ قادیانیت کے رد میں شائع ہوا' وہ ان کے صاحبزادے مولانا مفتی حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے 1315ھ/ 1896ء کی نام سے تحریر کیا تھا جس میں مسئلہ حیات عیسٰی علیہ السلام کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور غلام قادیانی کذاب کی مثیل مسیح ہونے کا زبردست رد کیا گیا ہے۔ امام احمد رضا خان نے خود اس رسالے کو سراہا ہے۔

مذکورہ بالا سطور سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ منکرین ختم نبوت اور قادیانیوں کے رد میں امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کس قدر سرگرم، مستعد، متحرک اور فعال تھے۔ وہ اس فتنے کے ظاہر ہوتے ہی اس کی سرکوبی میں شروع ہو گئے اور تادمِ آخر اس مشن کو جاری کرھا یہاں تک کی اپنی وفات سے بھی سوا ماہ پہلے بھی دفاعِ ختم نبوت پر رسالہ لکھ کر نبی آخر الزمان ﷺ کی امت کو پیش کیا۔ اس فتنے کے رد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جمیلہ اس قدر قابل ستائش اور قابل توجہ ہے کہ ہر موافق و مخالف نے انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان مساعی جمیلہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

تاجدارِ گولڑہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور دفاعِ ختم نبوت

بر صغیر پاک و ہند میں جب انگریزوں نے اپنا تسلط جمایا تو مسلمانوں کو ہر لحاظ سے کمزور کرنے کی کوششیں شروع کر دیں اوراُن کے احساس محرومی اور ذہنی کیفیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جھوٹی نبوت سے ان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کا ایک منصوبہ پیدا ہوا۔ گورداسپور کے باسی مرزا غلام احمد قادیانی کو حکومت برطانیہ کی جانب سے بطور مبلغ و مناظر متعارف کروایا گیا اور ان کے عیسائی پادریوں کے ساتھ کئی ایک مناظرے کرائے گئے۔ حیرت کی بات ہے کہ انگریز جیسی متعصب اور تنگ نظر قوم نے اپنے عہد حکومت اور کُلّی تسلط میں مرزا قادیانی کو عیسائیت کے بارے میں نہ صرف ہر طرح کی زبان استعمال کرنے کی اجازت دی بلکہ زرِ کثیر خرچ کر کے ان کا لٹریچر بھی شائع کروایا اور اس کی تشہیر کا بندوبست کیا۔ سادہ لوح مسلمان اسی دام فریب میں رہے کہ مرزا قادیانی دین اسلام کی خدمت کے لیے کوشاں ہیں۔ چنانچہ بظاہر تبلیغِ اسلام اور مناظرے کرنے کی وجہ سے شہرت حاصل ہونے پر رُخ بدل کر مسیح موعود اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرنے لگا۔ جب علمائے اسلام نے مرزا غلام قادیانی کے اس دعویٰ کی تردید کی تو اس نے چیلنج کرتے ہوئے اپنی کتاب "ایام الصلح" میں لکھا:

"اِس وقت آسمان کے نیچے کسی کو مجال نہیں کہ میری برابری کا دَم مارے، میں اعلانیہ اور کسی خوف کے بغیر کہتا ہوں کہ جو لوگ چشتی، قادری، نقشبندی اور سہروردی اور کیا کیا کہلاتے ہیں انہیں میرے سامنے لاؤ۔"

جب مرزائی فتنہ اُبھرنے لگا اور فساد فی الدین کا خطرہ لاحق ہو گیا تو علمائے دین کی طرف سے کئے گئے اصرار اور غیبی اشارات اور خصوصاً سرکار دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حکم ملنے پر 1988ء میں تاجدار گولڑہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے "شمس الہدایۃ" کے نام سے ایک کتاب تالیف فرمائی، جس میں قرآن و حدیث اور آثارِ صحابہ سے لیے گئے قطعی دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح ابن مریم کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اُٹھالیا اور وہ بعینہٖ یعنی خود اپنے ہی جسم کے ساتھ آسمانوں پر زندہ ہیں اور زمانۂ قربِ قیامت میں خود بذاتہٖ زمین پر نزول فرمائیں گے۔

مرزا قادیانی نے "ایام الصلح" میں بڑے تکبر کا مظاہرہ کیا تھا جس پر حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ نے اپنی کتاب: "شمس الہدایۃ" میں امتحاناً مرزا سے مطالبہ فرمایا کہ وہ کلمہ طیبہ "**لا الہ الا اللّٰہ**" کا معنی بتائے۔ یہ کتاب چھپ کر پورے ہندوستان میں پھیل گئی، اس کی ایک کاپی مرزا کو بھی قادیان کے پتے پر بھیج دی گئی۔

20فروری1900ء کو مرزا کے مرید و خلیفہ حکیم نورالدین نے حضرت قبلہ پیر صاحب کو بذریعہ خط بارہ سوال لکھ بھیجے۔ آپ نے اُن کے جوابات تحریر فرمائے اور حکیم نورالدین سے صرف ایک سوال کیا کہ آپ حقیقتِ معجزہ کی تشریح کریں مگر آج تک اس کا جواب نہ آسکا۔

20جولائی1900ء کو مرزا نے ایک اشتہار عام کے ذریعے حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ کو عربی میں تفسیرِ قرآن لکھنے کا مقابلہ کرنے کے لیے للکارا۔ اِس اشتہار میں مقابلہ کی تمام شرائط خود ہی طے کیں۔

25جولائی1900ء کو یہ اشتہار گولڑہ شریف میں موصول ہوا۔ تاجدار گولڑہ نے اسی دن مطبع اخبار "چودھویں صدی" سے اپنا جوابی اشتہار شائع کیا کہ مرزا کی تمام شرائط کے ساتھ مناظرے کا چیلنج قبول ہے، آپ نے مناظرے کے لیے 25 اگست1900ء کی تاریخ مقرر فرمائی۔

24اگست1900ء کو آپ گولڑہ شریف سے روانہ ہوئے۔ راولپنڈی ریلوے سٹیشن سے بذریعہ خط قادیان میں مرزا کو اطلاع کی کہ میں روانہ ہو چکا ہوں پھر دوران سفر لالہ موسیٰ ریلوے سٹیشن پہنچ کر اسی مضمون کا خط قادیان دوبارہ روانہ کیا۔ جب آپ لاہور ریلوے سٹیشن پر اُترے تو پچاس(50) جید اور مستند علمائے دین کی جماعت آپ کے ساتھ تھی۔ بعد ازاں سینکڑوں علمائے اسلام لاہور پہنچ گئے اور ہزاروں اہل ایمان جوق در جوق لاہور پہنچنے لگے۔

آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ برکت علی محمڈن ہال بیرون موچی دروازہ میں قیام فرمایا مگر مرزا کو قادیان میں اپنے خانۂ تاریک سے باہر نکلنے کی ہمت نہ ہو سکی۔ 25اگست کا دن گذر گیا پھر 26اگست کا دن بھی چلا گیا۔ مرزا کو نہ آنا تھا نہ آئے۔ قادیانی جماعت تمام تر کوششوں کے باوجود مرزا کو لاہور لانے میں ناکام ہو گئی تو اِس جماعت کے ایک وفد نے حضرت قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آپ مرزا کے ساتھ مباہلہ کریں یعنی ایک اندھے اور اپاہج شخص کے حق میں مرزا دعا کریں اور اسی طرح آپ بھی اندھے اور اپاہج کے حق میں دعا کریں جس کی دعا سے اندھا اور اپاہج شفایاب ہو جائے اسی کو برحق مان لیا جائے۔

اس پر حضرت قبلۂ عالم نے فرمایا کہ مرزا سے کہہ دیں کہ اگر مُردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آجائیں میں حاضر ہوں۔ تفسیر نویسی کے معاملے میں بھی حضرت پیر صاحب نے فرمایا کہ ہاتھ میں قلم پکڑ کر تفسیر لکھنا تو عام سی بات ہے ہمارے آقا و مولا نبیٔ کریم ﷺ کی اُمت میں اس وقت بھی ایسے خادمِ دین موجود ہیں کہ اگر قلم پر توجہ ڈالیں تو وہ خود بخود تفسیر قرآن لکھنے لگے۔

27 اگست کو بادشاہی مسجد لاہور میں اہل اسلام کے بے مثال عظیم الشان اجتماع سے علمائے کرام نے خطابات فرمائے۔ آخر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی۔ 29 اگست کو واپس روانہ ہوئے۔

15 دسمبر 1900ء کو مرزا نے "اعجاز المسیح" کے نام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر شائع کرتے ہوئے اس کو اپنی حقانیت کی آخری دلیل قرار دیا اور مولوی احسن امروہی کو معاوضہ دے کر اس سے حضرت قبلہ پیر صاحب کی کتاب "شمس الهداية" کا جواب لکھوایا جس کا نام "شمسِ بازغہ" رکھا گیا۔ ان دونوں کتابوں کے جواب میں حضرت قبلہ عالم نے دنیائے علم و استدلال کا لازوال شاہکار تصنیف فرمایا:

جو 1902ء میں "سیف چشتیائی" کے نام سے شائع ہو کر مرزائیت کے لیے ملک الموت ثابت ہوا۔ علم کی دنیا میں "سیف چشتیائی" کو لازوال حیثیت حاصل ہوئی اور آج بھی حقانیت کے آسمان پر مہر منیر کی طرح نورِ فشاں نظر آتی ہے۔ سیّد العالمین ختم المرسلین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام زمین پر نزول فرمائیں گے۔ مدینہ منورہ میں روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر سلام عرض کریں گے اور میں سلام کا جواب دوں گا۔ قبلہ پیر صاحب کی نگاہ بصیرت نے پہلے ہی یہ پیشین گوئی فرمادی تھی کہ مرزا تو مدینہ شریف کی حاضری سے بھی محروم رہے گا۔ یہ پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی اور مرزا قادیانی مدینہ منورہ کی حاضری کے بغیر ہی واصل جہنم ہو گیا۔

آج اُس معرکۂ حق و باطل کو کم و بیش 120 سال ہونے کو ہیں اور قوتِ حق کی پے در پے فتوحات کے ذریعے عقیدۂ ختم نبوت کا "ورفعنالک ذکرک" کے مصداق ہر طرف بول بالا ہے۔ اللہ تعالیٰ پیر صاحب علیہ الرحمہ کے مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

قرآن مجید میں تقریباً سو آیات اور دو سوسے زائد احادیث مبارکہ میں ختم نبوت کا ذکر پوری وضاحت کے ساتھ موجود ہے اسی لئے تمام مسلمانوں کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ قرآن کریم آخری آسمانی کتاب اور اُمت محمدیہ آخری اُمت ہے۔ اسلام کے اسی اساسی عقیدے پر ہر مسلمان کا ایمان ہونا ضروری ہے۔ **اُمت کا اس بات پر بھی اجماع ہے کہ ختم نبوت کا منکر دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔** آپ ﷺ کی حیات ظاہری سے آج تک سارے مسلمان اسی عقیدے پر قائم ہیں۔

قادیانیت، اسلام کے خلاف سازش اور نبوت محمدی ﷺ کے خلاف بغاوت ہے۔ زمانۂ نبوی و دور صحابہ و تابعین میں مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، مختار ثقفی اور سجاح بنت حارث نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا، مگر ذلت و رسوائی سے ہم کنار ہوئے

۔ اُمت مسلمہ نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو تمام تر عظمت و شان کے ساتھ تمام انبیاء و رسولوں کا امام و سردار اور نبی آخر الزماں تسلیم کیا۔

سامراجی قوتوں نے حضور سرور کائنات ﷺ کی عظمت و محبت کو مسلمانوں کے دلوں سے ختم کرنے کے لیے عقیدہ اجرائے نبوت کو ایک مہلک ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہوئے مرزا قادیانی کو معاذ اللہ نبی کی صورت میں پیش کیا اور اس طرح سادہ لوح مسلمانوں کو صراط مستقیم سے ہٹانے کی کوشش کی۔

- مرزا قادیانی نے 1880ء میں مُلہم من اللہ ہونے کیا دعوی کیا کہ مجھے اللہ کی طرف سے الہام ہوتا ہے اور ہدایات ملتی ہیں۔
- 1882ء میں مجدد ہونے کا دعوی کیا۔
- 1891ء میں مسیح مَوعُود ہونے کا دعوی کیا یعنی کہ جن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آنا تھا وہ میں ہی ہوں۔
- 1899ء میں ظِلی و بُرُوزِی نبوت کا دعوی کیا۔
- 1901ء میں مستقل صاحبِ شریعت نبی ہونے کا دعوی کیا۔

ان کے علاوہ بھی بہت سے دعوے کئے جن کی تفصیل علماء اسلام کی تفصیلی کتابوں میں درج ہیں۔

بہر حال صلحائے اُمت اور علماء و مشائخ نے متحد ہو کر ان باطل عقائد کی بیخ کنی کے لئے ہر محاذ پر ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور انہیں دندان شکن جواب دیا۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں ختم نبوت کا صحیح مفہوم اپنی تالیفات، تصانیف اور بیانات کے ذریعے واضح کر کے اُمت مسلمہ کی صحیح، فکری، علمی اور اعتقادی رہنمائی کی اور جھوٹے مدعیان نبوت کی ناپاک سازشوں کو ناکام بنایا اور عملی جہاد کرتے ہوئے اس فتنے کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔

ان اکابرینِ اُمت میں تاجدار گولڑہ پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی، امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدثِ بریلی، امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدثِ علی پوری، حضرت مخدوم سید شوکت حسین گیلانی، مولانا نواب الدین رمداسی، علامہ سید ابو الحسنات قادری، علامہ سید ابو البرکات قادری، شیخ السلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی، حضرت مولانا عبد الحامد بدایونی، غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ، حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ، مجاہد ختم نبوت مولانا عبد الستار خان نیازی، فاتح قادیانیت قائد ملتِ اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی، صاحبزادہ محمود شاہ گجراتی، شہزادۂ صدرالشریعہ علامہ عبد المصطفیٰ الازہری، مناظر اسلام علامہ عبد الغفور ہزاروی، مولانا محمد بخش مسلم، مولانا غلام محمد ترنم، علامہ شاہ محمد عارف

اللہ قادری، حضرت مولانا حامد علی خان، صاحبزادہ سید افتخار الحسن، صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرق پوری، علامہ سید محمود احمد رضوی اور جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

1953ء میں تحریک ختم نبوت کے قائد غازی کشمیر علامہ سید ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ علیہ (خطیب جامع مسجد وزیر خان لاہور) تھے۔ آپ حضرت مولانا دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر تھے۔ آپ جمعیت علمائے پاکستان کے پہلے مرکزی صدر کی حیثیت سے 9مارچ1949ء کو پہلی دستور ساز اسمبلی میں پیش کی جانے والے قرارداد مقاصد کے مؤسسین میں شامل ہیں۔ 1953ء میں تمام مکاتب فکر کے علماء نے علامہ سید ابوالحسنات قادری کو تحریک تحفظ ختم نبوت کا قائد تسلیم کیا۔ اس تحریک کی قیادت کرتے ہوئے آپ دیگر علماء کے ہمراہ گرفتار ہوئے اور ایک سال تک حیدرآباد اور پھر سکھر سینٹرل جیل میں نظر بند رہے اور شدید گرمی میں قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اس کے بعد آپ کو سکھر سینٹرل جیل سے لاہور منتقل کر دیا گیا۔ جہاں وہ عدالت کے روبرو پیش ہوئے۔ جیل میں مولانا کو جب یہ اطلاع دی گئی کہ ان کے اکلوتے فرزند مولانا امین الحسنات سید خلیل احمد قادری کو تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لینے پر سزائے موت سنادی گئی ہے تو مولانا نے نہایت استقامت سے فرمایا: "اے اللہ! میرے خلیل کی قربانی کو قبول فرما" اس فقرے میں آپ کا صبر وشکر اور تسلیم ورضا کا عکس پوری طرح جھلکتا ہے۔

18 جنوری 1953ء کو تمام مکاتب فکر کے علماء اور مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن میں مجلس تحریک تحفظ ختم نبوت قائم کی گئی۔ جس میں علامہ سید ابوالحسنات قادری کو صدر نامزد کیا گیا۔ اس کنونشن میں طے پایا کہ اس وقت کے وزیراعظم خواجہ ناظم الدین سے مطالبہ کیا جائے کہ ایک ماہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور وزیر خارجہ ظفر اللہ خان سمیت کلیدی عہدوں پر فائز مرزائیوں کو برطرف کیا جائے، ورنہ سول نافرمانی کی تحریک کا آغاز کر دیا جائے گا۔ اس وفد سے ملاقات میں علامہ ابوالحسنات قادری، مولانا عبدالحامد بدایونی، صاحبزادہ سید فیض الحسن، مولانا محمد بخش مسلم، علامہ شاہ احمد نورانی اور دیگر مکاتب فکر کے اکابرین بھی موجود تھے۔

تحریک ختم نبوت 1953ء کے تحقیقاتی کمیشن کے سربراہ جسٹس منیر کی انکوائری رپورٹ میں درج ہے کہ مسلم لیگ کی صوبائی کونسل کے اجلاس منعقدہ 12جون 1952ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ممبر صوبائی مسلم لیگ کونسل نے پیش کی تھی۔ اس قرارداد میں کہا گیا

تھا کہ ''چونکہ قادیانی بالاتفاق خارج ازاسلام ہیں، اس لیے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور حکومت کو اس اعلان میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے نمائندے نہیں ہیں۔ اس لیے پنجاب صوبہ مسلم لیگ کونسل کو حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرنا چاہیے کہ انہیں اپنے عہدے سے فوراً برطرف کر دیا جائے اور ان کی جگہ کوئی قابل اعتبار مسلمان وزیر خارجہ مقرر کیا جائے''۔

اسی طرح کی ایک اور قرارداد 14 جولائی 1952ء کو لاہور میں پنجاب صوبہ مسلم لیگ کونسل کی مجلس عاملہ میں پیش کی گئی ۔ جس کے محرک قاضی مرید احمد اور مؤید صاحبزادہ سید محمود شاہ گجراتی تھے۔ مولانا عبد الحامد بدایونی نے تحریک پاکستان کی طرح تحریک ختم نبوت میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ تحریک کے دوران ملک کے طول و عرض کے دورے کیے اور فروری 1953 سے جنوری 1954 تک کراچی اور سکھر کی جیلوں میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ مولانا عبد الحامد بدایونی اور مفتی صاحبداد خان نے 1951ء میں کراچی کے اس تاریخی اجلاس میں جمعیت علمائے پاکستان کی نمائندگی کی جس میں اسلامی دستور کے نفاذ کے سلسلے میں علماء کے متفقہ 22 نکات مرتب کیے گئے تھے۔

تحریک ختم نبوت میں مجاہد ملت مولانا محمد عبد الستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات روز روشن کی طرح واضح ہیں۔ آپ نے پنجاب مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن، تحریک پاکستان، تحریک نفاذ شریعت، 1953ء اور 1974ء کی تحاریک ختم نبوت، تحریک بحالی جمہوریت، تحریک نظام مصطفی ﷺ اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے پلیٹ فارم سے کارہائے نمایاں سر انجام دیے۔

مولانا عبد الستار خان نیازی نے 28 فروری 1953ء کو جامع مسجد وزیر خان لاہور کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا کر تحریک ختم نبوت کا آغاز کیا۔ آپ ان دنوں پنجاب اسمبلی کے ممبر تھے۔ آپ نے پنجاب اسمبلی میں قادیانیوں کے خلاف قرارداد پیش کرنے کا پروگرام بنایا، لیکن اس سے پیشتر ہی آپ کو شاہی قلعہ لاہور میں نظر بند کر دیا گیا۔ اس کے بعد 9 اپریل کو جیل بھیج دیا گیا 16 اپریل سے 25 اپریل تک فوجی عدالت میں مقدمہ چلتا رہا۔ بالآخر 7 مئی کو فوجی عدالت نے سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ بعد میں مفتی اعظم فلسطین سید امین الحسینی سمیت عالم اسلام کے عظیم اکابر کے بھرپور احتجاج اور اسلامی ممالک کے دباؤ کے تحت سزائے موت کو عمر قید بامشقت میں بدل دیا گیا۔ مولانا نیازی 7 مئی سے 14 مئی تک پھانسی کی کوٹھڑی میں مقید رہے۔ 29 اپریل 1955ء کو ضمانت پر رہائی ملی، اس طرح آپ دو برس سے زائد جیل میں رہے۔

7 ستمبر 1974ء کا دن ہماری قومی اور ملی تاریخ میں خاص اہمیت کا حامل ہے، اس دن مسلمانوں کے دیرینہ مطالبے پر اس وقت کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو آئینی اور پارلیمانی بنیاد پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ کیا۔ یہ یادگار فیصلہ مسلمانوں کی طویل جدوجہد کا نتیجہ تھا۔

پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تاریخی قرارداد پیش کرنے کا اعزاز جمعیت علمائے پاکستان کے سربراہ قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی کو حاصل ہوا۔ قومی اسمبلی میں قادیانی جماعت کے دونوں گروپوں ربوہ گروپ اور لاہوری گروپ کو اپنے عقائد اور جماعتی موقف پیش کرنے کو کہا گیا۔ اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر پر گیارہ روز جرح کی۔ علامہ شاہ احمد نورانی، علامہ عبد المصطفیٰ الازہری اور مولانا سید محمد علی رضوی سمیت ممتاز مذہبی و سیاسی رہنماؤں نے پوری جانفشانی سے قومی اسمبلی میں قادیانیت کو اس کے منطقی انجام تک پہنچانے میں تاریخ ساز کردار ادا کیا۔ ان تمام امور میں پارلیمنٹ کے اندر اور باہر دیگر مکاتب فکر کے جید علماء اور اکابرین کی بھرپور معاونت بھی حاصل رہی۔

وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے دور اندیشی اور اعلیٰ تدبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس قرارداد کی مکمل حمایت کی۔ بالآخر قومی اسمبلی نے 7 ستمبر 1974ء کو علامہ شاہ احمد نورانی کی اس تاریخی قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ جس میں قادیانیوں اور مرزائیوں کو مکمل طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں اس قرارداد کی توثیق بھی کی گئی اور اس طرح مسلمانوں کی کئی دہائیوں سے جاری جدوجہد رنگ لائی اور یہ مقدس دینی تحریک کامیابی کی منزل سے ہمکنار ہوئی۔

تحریک ختم نبوت کے سپہ سالار علامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ

قیام پاکستان کے بعد جب بھی ملک وملت پر نازک وقت آیا تو علماء امت میدان عمل میں نکل آئے اور اپنے فرائض منصبی کے مطابق نمایاں کارنامے انجام دیے ان اکابرین علماء امت میں مبلغ اسلام فاتح قادیانیت سپہ سالار اعلی تحریک ختم نبوت قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی کا نام سر فہرست ہے۔ یکم اپریل 1926ء میں مبلغ اسلام سفیر پاکستان حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمتہ اللہ علیہ کے گھر پیدا ہونے والے اِس فرزند ارجمند نے زندگی بھر اپنے ایمان، ضمیر اور نسبی تقاضوں کو سامنے رکھ کر احقاق حق اور ابطالِ باطل کی شمع روشن رکھی۔

1953 میں آپ نے قادیانیوں کے خلاف تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیکر پاکستان میں دینی مذہبی وسیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کو قادیانیت سے شدید نفرت تھی اس نفرت نے انہیں زندگی بھر قادیانیت کے خلاف مصروف جہاد رکھا محراب ومنبر سے لیکر سینیٹ کے ایوانوں تک اسی مرد قلندر کی ذات سب سے نمایاں اور الگ نظر آئی۔

علامہ نورانی 1971 میں پہلی بار جمعیت علماء پاکستان کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے، 15 اپریل 1972ء کو قومی اسمبلی کا 3 روزہ افتتاحی اجلاس شروع ہوا تو علامہ نورانی نے اجلاس کے پہلے ہی روز جمعیت علماء پاکستان کے پارلیمانی قائد کی حیثیت سے عبوری آئین کے حوالے سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کو اپنا موضوعِ گفتگو بنایا، یہ پاکستان کی تاریخ میں قومی اسمبلی کے فلور پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں بلند ہونے والی سب سے پہلی آواز تھی، علامہ شاہ احمد نورانی پاکستان کی پارلیمانی اورآئینی تاریخ میں پہلے سیاستدان تھے، جنھوں نے سب سے پہلے آئین میں مسلمان کی تعریف شامل کرنے کا مطالبہ کیا اور آئین سازی کیلئے قائم کمیٹی میں سب سے پہلی ترمیم مسلمان کی تعریف اور اسلام کو ریاست کا سرکاری مذہب قرار دینے سے متعلق پیش کی، قومی اسمبلی میں اپنے اوّلین خطاب میں علامہ نورانی نے آئین کے اندر مسلمان کی تعریف شامل کرنے کا پرزور مطالبہ کیا اور کہا کہ "جو لوگ نبی پاک ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتے ہم ان کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے"۔ قادیانیوں کو کافر اور غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تحریک کا آغاز کر دیا۔

آپ کے اس مطالبے کا مقصد پاکستان کے اس اعلیٰ ترین انتظامی عہدوں پر عقیدہ ختم نبوت کے مخالف قادیانیوں اور غیر مسلموں کے فائز ہونے کے امکانات کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے خاتمہ تھا، دراصل علامہ نورانی کا آئین میں مسلمان کی تعریف شامل

کرنے کا مطالبہ قادیانیوں کو کافر اور غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تحریک کا نقطہ آغاز اور 1974ء کی تحریک ختم نبوت کی بنیادی اساس تھا۔

چنانچہ 17 اپریل 1972ء کو جمعیت علماء پاکستان اور متحدہ اپوزیشن کی جانب سے مسلمان کی جامع تعریف کو پہلی بار اسمبلی میں پیش کی گئی، جسے بعد میں 1973ء کے آئین میں شامل کرلیا گیا، علامہ نورانی کی کوششوں کی بدولت مسلمان کی تعریف پاکستان کے آئین کا حصہ بن چکی تھی اور آئین میں اس تعریف کی شمولیت نے قادیانیوں کو ایک ایسی غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا، جس کا مستقبل میں صرف اعلان ہونا ہی باقی رہ گیا تھا، اس تعریف کی شمولیت سے قادیانیوں کو بھی یقین ہو چلا تھا کہ وہ ایک غیر اعلانیہ غیر مسلم اقلیت قرار پا چکے ہیں، مولانا نورانی کو منکرین ختم نبوت قادیانیوں اور قادیانیت سے شدید نفرت تھی اور اسی نفرت نے انہیں زندگی بھر قادیانیت کے خلاف مصروف جہاد رکھا، علامہ نورانی جو کہ نوجوانی میں تحریک ختم نبوت 1953ء میں جید اکابر علماء کے ساتھ "علماء بورڈ کے ممبر اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سندھ کے جنرل سیکر ٹیری" کی حیثیت سے مرکزی کردار ادا کر چکے تھے، اس تحریک کی ناکامی کے اسباب و عوامل سے پوری طرح واقف تھے، چنانچہ آپ نے تحفظ ختم نبوت اور عظمت مصطفی کو مملکت کا قانون بنانے اور آئینی تحفظ دینے کیلئے کام کرنا شروع کر دیا، اس سفر کی کامیاب ابتداء آئین میں مسلمان کی تعریف کی شمولیت، ریاست کا سرکاری مذہب اسلام، دیگر اسلامی دفعات کو آئینی تحفظ دینے کے علاوہ عائلی قوانین کی تنسیخ، تینوں مسلح افواج کے سربراہوں کیلئے مسلمان ہونے کی شرط، فتنہ ارتداد کو روکنے کی ضمانت حاصل کرنے اور پاکستان کے دستور کو دو قومی نظریے سے ہم آہنگ کرنے کی کوششوں سے ہو چکی تھی اور آپ اپنے اہداف پر نظر رکھے ہوئے مرحلہ وار اس منزل کی جانب رواں دواں تھے۔

آپ 29 اپریل 1973ء کو آزاد کشمیر اسمبلی میں میجر (ریٹائرڈ) محمد ایوب کی متفقہ طور پر منظور کی جانے والی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد سے بھی اچھی طرح واقف تھے اور محسوس کر رہے تھے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پاکستان کی نیشنل اسمبلی کو بھی منظور کر کے پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرنی چاہیے، واضح رہے کہ میجر (ریٹائرڈ) محمد ایوب کی قرارداد کا اصل محرک اور اس کی بنیاد 17 اپریل 1972ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش کردہ مسلمان کی وہ متفقہ تعریف تھی جسے علامہ نورانی اور آپکے رفقاء نے تیار کیا تھا، آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ایک نئی تاریخ ہی رقم نہیں کی بلکہ پاکستان کی نیشنل اسمبلی کے اراکین کیلئے بھی آئندہ کا لائحہ عمل متعین کر دیا تھا، مرزائی آئین میں مسلمان کی تعریف کی شمولیت سے پہلے ہی سخت پریشان تھے کہ

آزاد کشمیر اسمبلی میں قادیانیوں کے خلاف قرارداد کی منظوری نے اُن کے تمام خدشات کو یقین میں بدل دیااور انہیں محسوس ہونے لگا کہ عنقریب اب پاکستان کی قومی اسمبلی میں موجود علماءاُن کے مستقبل کے بارے میں قرارداد پیش کر کے اُن کیلئے رہے سہے راستے بھی بند کر دیں گے،اس صورتحال نے مرزاناصر کو اس قدر سیخ پا کر دیا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف ہذیان بکنے لگا،اتفاق سے اسی دوران سانحہ ربوہ پیش آگیا،جس نے قادیانیوں کے خلاف عوامی نفرت کو مزید گہرا کر دیااور جو تحریک ختم نبوت 1974ء کی اصل بنیاد بنا،علامہ شاہ احمد نورانی جو کہ تمام حالات کانہایت ہی باریک بینی سے جائزہ لے رہے تھے،نے محسوس کیا کہ اب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کیلئے آئینی اور قانونی جنگ لڑنا انتہائی ضروری ہو گیاہے۔

چنانچہ 30جون 1974 کی صبح علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی نے قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے ایک تاریخ ساز قرار داد پیش کی جسے ایوان نے متفقہ طور پر منظور کرلیا۔اس قرارداد کا پیش کرنا تھا کہ قادیانیت کے ایوانوں میں ہنگامہ مچ گیا۔

آپ نے قومی اسمبلی میں قادیانیت کے خلاف قرارداد پیش کرنے سے لے کر اُس کی منظوری تک نہایت ہی محنت و جانفشانی سے کام کیا،اِس دوران آپ نے قومی اسمبلی کے اجلاسوں میں باقاعدگی سے شرکت کے ساتھ،اراکین اسمبلی کو اعتماد میں لینے،انہیں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت و حیثیت سے روشناس کرانے،رات گئے تک اٹارنی جنرل یحیٰی بختیار کے ساتھ قادیانیوں سے پوچھے جانے والے سوالات کی تیاری کے ساتھ،مرزا ناصر اور صدرالدین لاہوری کے محضر نامے کے جواب میں 75 سوالات پر مشتمل سوالنامہ کی تیاری میں بھی بھرپور حصہ لیا،آپ نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی اور رہبر کمیٹی کے رکن ہونے کے باوجود عوامی رائے عامہ ہموار کرنے کیلئے ملک بھر کے طوفانی دوروں میں چالیس ہزار میل کا سفر طے کیا اور ڈیڑھ سو سے زائد شہروں،قصبوں اور دیہاتوں میں عوامی جلسوں سے خطاب کرکے مسلمانوں کو قادیانیوں کے گمراہ کن عقائد،فتنہ پردازیوں اور شرانگیزیوں سے آگاہ کیا۔

قادیانی مسئلے پر غورخوض کیلئے قومی اسمبلی کی پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی نے دوماہ میں 28اجلاس اور 96نشستیں منعقد کیے،اس دوران قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے روبرو قادیانی گروہ کے سرخیل مرزاناصر،لاہوری گروپ کے امیر صدرالدین اور انجمن اشاعت اسلام لاہور کے عبدالمنان اور مسعود بیگ پر ان کے عقائد و نظریات،ملک دشمنی اور یہودی وسامراجی گٹھ جوڑ کے حوالے سے جرح ہوئی،علامہ نورانی فرماتے ہیں:

"مسلسل گیارہ روز تک مرزا ناصر پر جرح ہوتی رہی، اور سوال اور جوابی سوال کیے جاتے رہے، مرزا کو صفائی پیش کرتے کرتے پسینہ چھوٹ جاتا اور آخر تنگ آکر کہہ دیتا کہ بس اب میں تھک گیا ہوں، اسے گمان نہیں تھا کہ اس طرح عدالتی کٹہرے میں بٹھا کر اس پر جرح کی جائے گی..... وہ اپنا عقیدہ خود اراکین اسمبلی کے سامنے بیان کر گیا اور اس بات کا اعلان کر گیا کہ مرزا (غلام احمد قادیانی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیح موعود اور امتی نبی ہے، جن اراکین اسمبلی کو قادیانیوں کے متعلق حقائق معلوم نہیں تھے، انہیں بھی معلوم ہو گیا اور انہیں اس بات کا یقین ہو گیا کہ مولانا نورانی جنہیں اقلیت قرار دلوانے کی سعی کر رہے ہیں وہ لوگ واقعی کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

(بحوالہ ماہنامہ ضیائے حرم ختم نبوت نمبر 1974ء)

قادیانی مسئلے پر فیصلہ کرنے کیلئے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے قادیانی مسئلہ کو جانچنے اور پرکھنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور طویل جمہوری و پارلیمانی کاروائی کے بعد قومی اسمبلی نے پورے تدبر سے کام لیتے ہوئے 7، ستمبر 1974ء کو وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی موجودگی میں آئین کی وہ واحد ترمیم منظور کی جس کی مخالفت میں ایک بھی ووٹ نہیں ڈالا گیا، یوں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ کرتے ہوئے پاکستان کے دونوں ایوانوں نے مرزا قادیانی اور اُس کی ذریت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا، اس طرح بالخصوص علامہ شاہ احمد نورانی اور بالعموم تمام مسالک کے علماء و مشائخ کی مشترکہ کوششوں سے 90 سالہ فتنے کے اختتام ہوا اور قادیانیوں کے خلاف تحریک اپنے منطقی انجام تک پہنچی۔ آپ کا یہ کارنامہ امت مسلمہ ہمیشہ یاد رکھے گی۔

مرکزی رؤیتِ ہلال کمیٹی کے سابق چیئرمین مفتی اعظم پاکستان قبلہ مفتی منیب الرحمن صاحب زیدہ مجدہ فرماتے ہیں:

"علماءِ اس سے پہلے بھی موجود تھے...... مگر یہ سعادت ماضی میں کسی کے حصے میں بھی نہیں آئی، تاریخ پاکستان میں پہلی بار ایک مرد حق، پیکر صدق و صفا، کوہ استقامت اور حاصل جرات و شجاعت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی اسمبلی میں پہنچے اور فتنہ انکار ختم نبوت یعنی قادیانیت کو کفر و ارتداد قرار دینے کی بابت قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی، تاریخ اسلام میں ریاست و مملکت کی سطح پر فتنہ انکار ختم نبوت کو کفر و ارتداد قرار دینے اور ان کے خلاف عَلَم جہاد بلند کرنے کا اعزاز جانشین رسول خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا اور ان کے بعد یہ اعزاز انہی کی اولاد امجاد میں علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کو نصیب ہوا۔"

(بحوالہ ماہنامہ کاروان قمر کراچی امام نورانی نمبر نومبر دسمبر 2004ء ص 20)

تمت بالخیر

ابو حمزہ محمد آصف مدنی

بتاریخ

یکم جمادی الاولیٰ1444ھ، بمطابق25 نومبر2022 بروز جمعۃ المبارک

بوقت رات 01:41